http://www.sgbauonline.com/

AV-874

M.A. Part-II (Semester-III) Examination

URDU

Modern Prose and Poetry

Paper-I

Time : Three Hours] [Maximum Marks : 80

سوال نمبر۱۔ خواجہ الطاف حسین حالی کا اردو ادب میں درجہ متعین کیجئے۔ 16

یا

مقدمہ شعر و شاعری میں شاعر کے لئے کن شرائط کا ذکر کیا گیا ہے؟ مفصل بیان کیجئے۔

سوال نمبر۲۔ اردو تنقید میں کلیم الدین احمد کا درجہ متعین کیجئے۔ 16

یا

'اردو شاعری پر ایک نظر' کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

سوال نمبر۳۔ جگر کی غزل گوئی کا ناقدانہ جائزہ پیش کیجئے۔ 16

یا

'آتش گل' میں عشقیہ کیفیات کی نشاندہی کیجئے۔

سوال نمبر۴۔ حسرت کی غزلوں میں رنگِ تغزل کی وضاحت کیجئے۔ 16

یا

'حسرت نے اپنی شاعری میں عشقیہ تجربات کو بحسن خوبی برتا ہے' واضح کیجئے۔

سوال نمبر۵۔ (الف) درج ذیل سے صرف دو اقتباسات کی سیاق و سباق کے حوالے سے وضاحت کیجئے۔ 8

(۱) سادگی ایک اضافی امر ہے۔ وہی شعر جو ایک حکیم کی نظر میں محض سادہ و سمپل معلوم ہوتا ہے اور جس کے معنی اس کے ذہن میں بہ مجرد سننے کے متبادل ہو جاتے ہیں اور جو خوبی اس میں شاعر نے رکھی ہے اس کو فوراً ادراک کر لیتا ہے۔ ایک عام آدمی اس کے سمجھنے اور اس کی خوبی دریافت کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک عاصیانہ شعر جس کو سن کر ایک پست خیال جاہل اچھل پڑتا ہے اور وجد کرنے لگتا ہے۔ ایک عالی دماغ حکیم اس کو سن کر ناک چڑھا لیتا ہے اور اس کو محض سخیف اور رکیک و سبک تک بندی کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ ہمارے نزدیک ایسی سادگی پر جو سخافت و رکاکت کے درجہ کو پہنچ جائے سادگی کا اطلاق کرنا گویا سادگی کا نام بدنام کرنا ہے۔

(۲) اصلیت پر مبنی ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شعر کا مضمون حقیقت نفس الامری پر مبنی ہونا چاہئے بلکہ یہ مراد ہے کہ جس بات پر شعر کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ نفس الامر میں یا لوگوں کے عقیدہ میں یا محض شاعر کے عندیہ میں فی الواقع

http://www.sgbauonline.com/

http://www.sgbauonline.com/

موجود ہے۔ نیز اصلیت پر مبنی ہونے سے یہ بھی مقصود نہیں ہے کہ بیان میں اصلیت سے سر مو تجاوز نہ ہو بلکہ یہ مطلب ہے کہ زیادہ تر اصلیت ہونی ضروری ہے۔ اس پر اگر شاعر نے اپنی طرف سے فی الجملہ کمی بیشی کر دی تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۳) مثنوی کی طرح مرثیہ کا میدان بھی بہت وسیع ہے اور تنگ بھی ہے۔ مرثیہ میں رزمیہ شاعری ممکن تھی اور رزمیہ شاعری کی وسعت معلوم ہے۔ لیکن خالص رزمیہ شاعری ممکن نہ ہو سکی اور وجہ یہ ہے کہ مرثیہ اصل میں مرثیہ ہے، یعنی رونا ہے، ماتم ہے، سینہ کوبی و فغان و شیون ہے اور ابتدا میں اس قسم کے مضامین مرثیہ میں ہوتے تھے لیکن رفتہ رفتہ بہت سے اور مضامین بھی داخل ہوئے اور گریہ وزاری کے حلقہ میں رزم کی داستان سجائی گئی اس لئے مرثیہ ایک مخلوط سی چیز بن کر رہ گیا۔ مغربی شاعری میں ایک صنف ہے جسے الیجی کہتے ہیں جس میں کسی کی موت پر آنسو بہائے جاتے ہیں اور ایک دوسری صنف ہے جسے ایپک کہتے ہیں اور جس میں مہتم بالشان رزم کی داستان ہوتی ہے۔ اگر کوئی شاعر الیجی لکھتے لکھتے ایپک لکھنے لگا تو نتیجہ معلوم! مرثیہ میں بھی کچھ ایسی ہی بات ہوتی ہے۔

(۴) اردو شاعری نے فارسی کے سائے میں پرورش پائی اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں اور کوئی بری بات بھی نہیں۔ چراغ سے چراغ جلتے ہیں۔ ملکہ ایزابتھ کے عہد میں انگریزی ڈرامے کی ابتدا یونانی اور لاطینی ڈراموں کے سائے میں ہوئی اور لیرک شاعری نے اطالوی اور فرانسیسی شاعری کی پیروی کی۔ لیکن انگریزی ڈرامہ بہت جلد بیرونی اثر سے آزاد ہو گیا اور اس نے بالکل نئی راہ نکالی۔ اسی طرح لیرک شاعری نے بھی کچھ دیر سے لیکن برابر کے لئے اطالوی اور فرانسیسی شاعری سے منہ موڑ لیا۔ اگر اردو شاعری اپنی ترقی کے اول مدارج طے کرنے کے بعد فارسی شاعری کے اثر سے آزاد ہو جاتی اور آزاد ہو کر اپنی دنیا الگ بناتی تو کچھ شکوہ شکایت کی گنجائش نہ ہوتی۔

(ب) درج ذیل سے کن ہی دو اشعار کی تشریح مع حوالہ کیجیے۔ 8

(۱) جب تک انسان پاک طینت ہی نہیں
علم و حکمت، علم و حکمت ہی نہیں

(۲) کیا قیامت ہے کہ اس دورِ ترقی میں جگر
آدمی سے آدمی کا حق ادا ہوتا نہیں

(۳) ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

(۴) خطاکار تھے با صفا ہو گئے ہم
ترے عشق میں کیا سے کیا ہو گئے ہم

http://www.sgbauonline.com/